Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۵ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۶ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۶ نومبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۶۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ نبوت / نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے ناساز ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع اور تحریک دعا

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسہال سے تو آرام ہے مگر پیٹ میں درد ہے اور قارورہ میں انفیکشن نکلی ہے۔ ضعف بہت ہو گیا ہے"

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور درد و الحاح سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے جلد صحت بخشے۔

خدا تعالیٰ اسلام کی کشتی کو کبھی منجدھار میں نہیں چھوڑے گا

کوئی مسلمان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین رکھتا ہے وہ مایوس نہیں ہو سکتا

خانہ کعبہ کی حفاظت کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفیل کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس سورت میں درحقیقت آخری زمانہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے اور مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بھی پہلے عیسائی دنیا نے آپؐ کے دین کو روکنے اور اس کی ترقی کے امکانات کو مسدود کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ جب وہ علامات انہیں نظر آئیں جن سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ نبیٔ عربی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے تو انہوں نے خانہ کعبہ کا رُخ کیا تاکہ عرب جس نقطۂ مرکزی پر جمع ہو سکتے ہوں اُسے توڑ دیا جائے اور وہ موعود جس کا عرب میں شدت کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا اس کے راستہ میں روکیں پیدا ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے احترام اور آپؐ کے اعزاز میں خانہ کعبہ کو گرنے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ اِس نشان کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں اِس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ پھر ایک زمانہ میں ... دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت اور آپؐ کی قوت کو مٹانے کی کوشش کرے گی اور تسلی دیتا ہے کہ تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ جس خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے بھی پہلے آپؐ کا ادب و احترام کیا تھا اس خدا کے متعلق کون یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ آپؐ کی پیدائش کے بعد، آپؐ کے دعویٔ نبوت کے بعد اور آپؐ کی بے مثال اور حیرت انگیز قربانیوں کے بعد، آپؐ کی خدا تعالیٰ سے بے انتہا محبت کے اظہار کے بعد، آپؐ کی اعلیٰ درجے کی نیک اور پاک جماعت دنیا میں قائم ہو جانے کے بعد، آپؐ کی کامل اور ہر قسم کے نقائص سے منزہ شریعت لوگوں کے سامنے پیش ہو جانے کے بعد آپؐ کے دین اور مذہب کے تمام دُنیا میں پھیل جانے کے بعد اب اس ہتک کو برداشت کر لے گا کہ اسے تباہ ہونے دے اور دشمن کو اُس کے بد ارادوں میں کامیاب کر دے۔ کوئی عقلمند خواہ ابھی ان واقعات پر نگاہ رکھنے والا ہو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے ایک لحظہ کے لئے بھی یہ بات نہیں مان سکتا کہ اِس مقابلہ میں دشمن کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔..... ایک مسلمان کے یقین کو اِس سے زیادہ مضبوط کرنے والی اور کیا شے ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ / فتح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ / دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۲۶ نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح پاک علیہ السلام کے متبعین کا ایک خصوصی امتیاز

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ جماعت اُن تمام روحانی اوصاف سے پوری طرح متصف ہے جو خدائی جماعتوں کے حق میں طُرّۂ امتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان امتیازی اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ یہ ایک روحانی امام کے ہاتھ پر متحد ہے اور اس کا یہ اتحاد خود اپنی ذات میں ایک امتیازی شان کا حامل ہے۔ بہت سی دنیوی جماعتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو ایک لیڈر کے تابع فرمان ہوتی ہیں لیکن ان کے اپنے لیڈر کے تابع فرمان ہونے اور ایک خدائی جماعت کے اپنے روحانی امام کے تابع فرمان ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ خدائی جماعت کا امام جسے خدا تعالیٰ خود منصب امامت پر فائز کرتا ہے اپنے متبعین کے حق میں ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق اور محبت کرنے والا ہوتا ہے ان کا تکلیف میں مبتلا ہونا اُس پر انتہائی شاق گزرتا ہے۔ وہ ان کے لئے مسلسل دعاؤں میں لگا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی تکالیف اور ہموم و غموم سے محفوظ رکھے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ اسی کی یہ مقبول دعائیں اُس کے متبعین کا سب سے قیمتی سرمایہ اور انمول خزانہ ہوتی ہیں۔ ان دعاؤں کے طفیل ہی وہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے سایہ میں زندگی بسر کرتے اور انعامات الٰہیہ کے مورد بنتے ہیں۔ دوسری طرف اُس کے متبعین بھی اپنے امام کے ساتھ محبت و عقیدت کے ایسے بندھن میں بندھے ہوئے ہوتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی اُس بندھن کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنے امام کے ساتھ دلی وابستگی اور محبت و عشق کے اٹوٹ رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں اور اُس کے لئے دن رات دعائیں کرنا ان کا خصوصی شعار ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ محبت و عشق کے جذبہ میں سرشار ہو کر اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں کہ دنیا والے اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے ماموریت کے بلند مقام پر فائز کئے گئے تھے اسی لئے اپنے وفا شعار و جاں نثار اصحاب کے لئے آپ میں غایت درجہ محبت و اُلفت اور ہمدردی و غمخواری کا جذبہ موجزن تھا۔ چنانچہ آپ نے اس خدا داد جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی میں ہی درد ہو تو سارا جسم بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر ایک کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اُسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو ...... میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم یہی دُعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے اصحاب کے لئے محبت و الفت اور ہمدردی و غمخواری کا یہ ایک قدرتی اثر اور نتیجہ تھا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ محبت و عشق اور اطاعت و فرمانبرداری کے ایسے پختہ تعلق میں منسلک تھے کہ کبھی اور کسی حال میں بھی جس کے ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے خود اپنے اصحاب کے جذبۂ محبت و اطاعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۶)

(باقی بر صٹ)

محترم نواب محمد احمد خاں مرحوم کی وفات پر

"حجۃ اللہ"[لہ] کے فرزند محمد احمد
دُختر مہدیؑ کے دلبند محمد احمد
جن کو سب بندۂ درویش صفت کہتے تھے
یاد میں مولیٰ کی اکثر جو مگن رہتے تھے
خانۂ مہدیؑ کے اک گوہر تاباں تھے جو
دینِ اسلام پہ سو جان سے قرباں تھے وہ
عمر بھر جن کا رہا تقویٰ شعاری مسلک
احمدیت کے لئے جاں نثاری مسلک
جو ہمیشہ رہے پابندِ نظامِ اسلام
جن کا شیوہ تھا سدا طاعت و تقلیدِ امام
دے کے سب خویش و اقارب کو وہ داغِ فرقت
ہو گئے آج صد افسوس جہاں سے رخصت
اُن پہ اب سایۂ الٰہی تیری رحمت کا رہے
قُربِ جنّت میں محمدؐ کا اور احمدؑ کا ملے
تھے وہ اِک مخلص و دیندار و فدائی بھائی
اُن پہ یارب ہو تیری خاص کرم فرمائی
باپ کے نقشِ قدم پر رہے قائم اولاد
حضرتِ مہدیؑ کے سب گھر رہیں شاد و آباد

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

لہ:- حضرت نواب محمد علی خاں رضی اللہ عنہ کا الہامی لقب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط نمبر ۱۰

تحقیقاتی آلات اور پیمائشیں

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

(۲)

درجہ حرارت کی پیمائش

سمندر کا مطالعہ اب اس حد تک ترقی کر گیا ہے کہ سائنسدان سمندر کے حالات کے بارے میں ایک عام اندازہ قائم کر چکے ہیں، تاہم بعض تغیرات غیر متوقع طور پر ہفتوں اور مہینوں میں اور بعض روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔ جو عام حالات سے الگ ہوتے ہیں ان تغیرات کے اسباب و نتائج کا مطالعہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مشاہدات قریب قریب کے مقامات پر ایک وسیع حلقے میں ایک ہی موسم یا ایک ہی وقت کئے جائیں تاکہ ان کی بنیاد پر روزانہ کے حالات و تغیرات کی پیش بینی کی جا سکے۔

اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ ایسے آلات ہوں جو جہاز کی حرکت کے دوران بھی مسلسل مشاہدات ریکارڈ کرتے چلے جائیں۔ درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے جہاز کے درمیانی حصہ میں ایک ایسا قمقمہ (بلب) لگایا جاتا ہے جس کا تعلق ایک ریکارڈر سے ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ درجہ حرارت مسلسل معلوم ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح سے سطح آب یا اس کے قریب کے پانی کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

دوسری جنگ عظیم میں ایک آلہ تیار کیا گیا جس کو قعری تپش نگار (Bathy Thermograph) کہتے ہیں۔ اس کو حسب ضرورت پانی کے اندر اتارا جا سکتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ۹۰۰ فٹ کی گہرائی تک درجہ حرارت بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ اب ماہرین نے ایک اور آلہ ایجاد کیا ہے جسے تھرمسٹر Thermister کہتے ہیں۔ ۹۰۰ فٹ لمبی ایک زنجیر پر قریب قریب فاصلہ پر یہ حساس آلے لگے ہوتے ہیں۔ ان کی برقی مزاحمت درجہ حرارت کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ اس زنجیر کو جہاز کے عقبی حصہ پر لگا دیا جاتا ہے۔ جب جہاز آگے بڑھتا ہے۔ تو یہ حساس کنے تقریباً ایک ہی گہرائی پر سارا وقت رہتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جہاز پر مسلسل ریکارڈ تیار ہوتا چلا جاتا ہے۔

روؤں کی سمت اور رفتار کی پیمائش

سمندر کے اندر خاص خاص مقامات پر پانی ایک معین سمت بہتا چلا جاتا ہے۔ جیسے بحری رَو کہتے ہیں۔ ان روؤں کی سمت معلوم کرنے کے لئے مختلف طریقے ہیں۔ سب سے آسان اور سستا طریق یہ ہے کہ شیشے کی بہت سی بوتلیں لی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں اس قدر وزن ڈال دیا جاتا ہے۔ کہ وہ گلے تک پانی میں ڈوبی رہیں اور ہواؤں سے متاثر نہ ہوں۔ بوتلوں کا منہ بند کر کے انہیں پانی میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پانی کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ یہ بوتلیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں میل تک بہتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ کسی ساحل سے جا لگتی ہیں یا مچھیروں کے جال میں پھنس کر باہر نکال لی جاتی ہیں۔ ہر بوتل میں ایک سوالنامہ کئی زبانوں میں چھپا ہوا موجود ہوتا ہے بوتل کے اٹھانے والے کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ جس وقت اور جس مقام پر اسے پائیں سوالنامہ مکمل کر کے دیئے ہوئے پتہ پر ارسال کر دیں۔ اس طریق میں خرابی یہ ہے کہ بہت سی بوتلیں راستہ میں چٹانوں سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ بعض ساحلوں پر مدتوں پڑی رہتی ہیں۔ اور کسی کو ان کا علم نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سی بوتلیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض ضرور مختلف مقامات پر ایسے لوگوں کے ہاتھ آ جاتی ہیں جو سوالنامے کا جواب دیتے ہیں۔ جس مقام اور وقت پر یہ بوتلیں پکڑی جاتی ہیں ان سے سمت اور رفتار کا علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بوتلوں کے چھوڑنے کا وقت بھی بوتل میں درج ہوتا ہے۔

بوتلوں کے ذریعہ صرف سطحی پانی کا بہاؤ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ گہرے پانی میں بہاؤ معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے سمت نما تار کے ذریعہ مختلف گہرائیوں تک بھیجے جا سکتے ہیں۔ ہر ایک آلے کے ساتھ ایک پر لگا ہوتا ہے جو اس کو بہاؤ کی سمت میں کر دیتا ہے پھر اس میں ایک پنکھا سا لگا ہوتا ہے۔ جس کے گھومنے سے رفتار معلوم ہو جاتی ہے۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ایک ساقول pendulum پانی کے بہاؤ میں لٹکا دیا جاتا ہے جس قدر پانی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اسی قدر اس کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اور ساقول ایک منٹ میں زیادہ مرتبہ چکر لگاتا ہے۔

مندرجہ بالا طریق سے طاقتور روؤں کا تو بخوبی علم ہوتا ہے۔ لیکن کمزور اور سست رفتار روؤں کا پتہ نہیں لگتا۔ اس کے علاوہ ان آلات کو پڑھنے کے لئے ناقص بوتلوں کی طرح انہیں پانی سے باہر نکالنا پڑتا ہے۔ جس میں بہت وقت ضائع ہوتا ہے۔ اب ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن سے مسلسل ریکارڈ بنتا چلا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک عجیب آلہ ایسا ایجاد کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ چلتے ہوئے جہاز میں روؤں کی رفتار ریکارڈ ہو جاتی ہے۔ اس آلے کو ارض مقناطیسی برقی حرکت نگار (Geomagnetic Electrokinetograph) کہتے ہیں۔ اس آلے کا اصول یہ ہے کہ جب ایک برقی موصل کو مقناطیسی میدان میں حرکت دی جائے تو اس میں برقی رو پیدا ہو جاتی ہے۔ سمندر کا پانی برقی موصل ہے۔ یعنی اس میں سے برقی رو گزرتی ہے۔ زمین ایک عظیم مقناطیس ہے۔ جس کا اثر ہر جگہ زمین پر موجود ہوتا ہے۔ جب سمندر کا پانی زمین کے مقناطیسی میدان میں بہتا اور حرکت کرتا ہے تو اس میں خفیف سی برقی رو پیدا ہوتی ہے۔ زمین کا مقناطیسی میدان تو ایک جیسا رہتا ہے۔ اس لئے پیدا ہونے والی برقی رو بہاؤ کے متناسب ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ رو بہت خفیف ہوتی ہے لیکن مذکورہ بالا آلہ اس قدر حساس ہوتا ہے کہ اس کو محسوس کرتا ہے کہ وہ ریکارڈ ہو جاتی ہے۔ رو کی سمت جہاز کے قطب نما سے معلوم ہو جاتی ہے۔

امریکی بحریہ نے خلیجی رو (Gulf Stream) جو امریکہ کے مشرقی ساحل سے یورپ کی طرف چلتی ہے کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے لئے ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان اس قسم کے آلات بہت سے مشاہداتی اور تجرباتی جہازوں پر لگائے اور وسیع علاقے میں بیک وقت مشاہدات کئے۔ اس مطالعہ کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ روؤں میں روز بروز اور وقتاً فوقتاً کیا تغیرات ہوتے ہیں۔ اس رو میں جو موسمی تغیرات ہوتے ہیں اور سال بہ سال ان تغیرات کے مطالعہ سے جو اوسط کیفیات معلوم ہوتی ہیں ان سے حالات کی پیش بینی کی جا سکتی ہے۔ تاہم اس رو کی مختلف شاخوں میں بعض دفعہ غیر معمولی تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں۔ جب تک سب امور کا طویل اور تفصیلی مطالعہ نہ کیا گیا ہو روؤں کی سمت اور کیفیات کے بارے میں پیش قیاسی اس قدر آسان نہیں۔

نارنجی ترنے

بحری روؤں میں ایسے سمندری دریا ہیں جن کا پانی ایک خاص سمت میں مسلسل ہزاروں میل تک بہتا چلا جاتا ہے۔ ایسی روؤں کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے لئے کبھی دو اور کبھی دو سے زائد مشاہداتی جہاز مصروف عمل رہتے ہیں اور اطلاعات کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایسے تجربات میں اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس خرابی کا ازالہ کرنے کے لئے پلاسٹک کا ایک ایسا ترنا تیار کیا گیا جو کھلے یا گہرے سمندر میں لنگر انداز ہو کر مسلسل اطلاعات فراہم کر سکتا ہے۔ یہ ترنا بالکل ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچے موٹر کی ٹیوب میں ہوا بھر کر تیرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ گویا وہ پلاسٹک کی ایک ٹیوب ہوتی ہے جس کا قطر قریباً ۸ فٹ ہوتا ہے۔ اس کا رنگ نارنجی ہوتا ہے۔ تاکہ اسے دور سے دیکھا جا سکے۔ اس پر دس فٹ اونچی دھات کی ایک تپائی لگا دی جاتی ہے۔ تپائی سے فلم ریکارڈر، ہوا کی رفتار اور سمت معلوم کرنے کے آلات، ریڈیو ٹرانسمیٹر اور مناسب قسم کی روشنیاں لگی ہوتی ہیں۔ یہ ترنے مضبوط ڈوریوں کے ساتھ ایک خاص مقام پر لنگر انداز کئے جاتے ہیں۔ اور اپنی جگہ زیادہ نہیں بدل سکتے۔ جس طرح جہاز لنگر انداز ہوتا ہے اسی طرح یہ ترنے بھی بیچ سمندر میں مناسب مقامات پر لنگر انداز ہوتے ہیں۔ لنگر کی ڈوریوں کے ساتھ روؤں کی پیمائش کرنے والے میٹر لگے ہوتے ہیں۔ اور ان سے حاصل ہونے والی معلومات ایک فلم پر ریکارڈ ہوتی اور ٹرانسمیٹر کے ذریعہ ساحل پر قائم مرکزی ادارہ تک منتقل ہوتی ہیں۔

جس طرح مصنوعی سیاروں میں معلومات نشر کرنے کے آلات لگے ہوتے ہیں۔ اسی طریق پر اگر ایسے ترنوں کو مناسب آلات سے لیس کر دیا جائے تو ساحلی سٹیشنوں کو تمام مطلوبہ اطلاعات بآسانی ارسال کی جا سکتی ہیں۔ کھلے سمندروں میں مسلسل پیمائشات کرتے

کا یہ نہایت ہی انوکھا اور کامیاب طریقہ ہے۔ اگر اس قسم کے ترنے ذرا اور بڑے بنا دیئے جائیں تو ان پر دیکھ بھال کرنے اور مشاہدات کے لئے آدمی بھی متعین کئے جا سکتے ہیں۔ اور مختصر سا عملہ ۲۴ گھنٹے کی کیفیات ریکارڈ کر سکتا ہے۔ امریکہ نے تو ایک ترنا ایسا بھی لگا دیا ہے جو ایٹمی توانائی سے کام کر رہا ہے۔ اور وہ دس سال تک بغیر مزید ایندھن حاصل کئے اپنا کام سرانجام دیتا چلا جائے گا۔ کچھ ایسے ترنے بھی تیار کئے جا رہے ہیں جو مطلوبہ گہرائی پر زیر آب رہ کر کام کریں گے اور ایک خاص اشارہ ملنے پر اپنے لنگر سے الگ ہو کر سطح پر آ جائیں گے

اس جگہ صرف عام طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ہر شعبہ علم کے ماہرین الگ الگ بیسیوں قسم کے آلات اور سامان مطالعہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان سب کی تفصیل اس جگہ بیان کرنا ممکن نہیں۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ کس طرح سائنس اور ٹیکنالوجی ایک دوسرے کی ترقی کا موجب ہوتے ہیں۔

بہتر آلات بہتر سائنسی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ علم کے نئے پہلو ابھرتے ہیں۔ اس طرح پرانے مسائل حل ہوتے جاتے ہیں اور جدید تصورات اور نئے مسائل سامنے آتے ہیں جن کی جانچ پڑتال کے لئے زیادہ بہتر ساز و سامان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح علم ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

اذکروا موتاکم بالخیر

امۃ النصیر بیگم مرحومہ

عبدالحمید خان شوق احمدی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری اہلیہ امۃ النصیر بیگم ۱۰ ستمبر کو بوقت ساڑھے دس بجے تقریباً ۶۴ سال کی عمر میں اچانک راہیٔ ملک عدم ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

میرے لئے یہ اچانک صدمہ بڑے دکھ کا باعث ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ تین بیٹے بیرون ملک تھے اور اپنی والدہ کا موتہ بھی نہ دیکھ سکے۔ مرحومہ سے میری رفاقت کم و بیش ۴۸ سال تک رہی۔ مرحومہ بہت خدا ترس، متدین اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ کسی مشکل اور تکلیف پر حرف شکایت زبان پر نہ لاتیں۔ میں عرصہ تین سال سے سخت بیمار اور صاحب فراش ہوں۔ مرحومہ نے اس لمبی بیماری کے دوران میری بہت خدمت کی کبھی اکتاہٹ کا اظہار نہ کیا خود بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی مریضہ تھیں۔ لیکن اس بیماری کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمہ وقت میری فکر میں لگی رہتیں۔ اور ان کا یہی ایثار ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔

وفات پانے سے نصف گھنٹہ پہلے خوش و خرم تھیں۔ کندھوں میں معمولی درد کی شکایت ضرور کی۔ مگر کوئی ایسی تشویش ظاہر نہ کی۔ ٹھیک ٹھاک کمرے سے باہر نکلیں اور گر گئیں ابھی سب جاگ رہے تھے۔ میرا بیٹا عبدالماجد باہر نکلا تو انہیں گرے ہوئے پایا۔ اٹھا کر کمرے میں لے گئے۔ مگر کوئی طبی امداد ملنے سے قبل وفات پا چکی تھیں۔ دوسرے روز بروز جمعرات گھر کی چاردیواری کے اندر ہی نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔ گیارہ بجے ماڈل ٹاؤن جی بلاک کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ مغفورہ جماعت احمدیہ کے ایک مخلص بزرگ حکیم محمد صالح صاحب سیال آف جہور سانگلہ ہل کی صاحبزادی تھیں۔ محترم حکیم صاحب مرحوم و مغفور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگردوں میں سے تھے۔ اور بڑے بے باک اور بے خوف تبلیغ کرنے والے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ سانگلہ ہل میں اکیلے احمدی تھے۔

میری اہلیہ مرحومہ مغفورہ بہت دعا گو پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت رکھتی تھیں

شروع میں جب وہ میرے عقد میں آئیں اور یہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے مجھے انتہائی قلیل تنخواہ ملتی تھی۔ بڑی مشکلوں سے گزارہ ہوتا تھا مگر مرحومہ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ اس حال میں بھی سپاس شکر بجا لاتی رہیں۔ پھر بفضل اللہ تعالیٰ جب بچے امریکہ چلے گئے اور گھر کی حالت سدھر گئی تو بھی خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کے معمول کو فراموش نہ کیا بلکہ انہماک میں اضافہ ہی ہوا۔

دوست کثرت سے اظہار افسوس کے لئے تشریف لائے۔ اور بذریعہ خطوط بھی تعزیت کی۔ یہ عاجز جملہ احباب کرام کا انتہائی ممنون ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اسی سلسلہ میں مکرم شریف احمد صاحب سابق درویش قادیان حال سیکرٹری مال باٹا پور ضلع لاہور اپنے ایک تعزیت نامہ میں رقمطراز ہیں

"آپا محترمہ نصیر بیگم اہلیہ محترم عبدالحمید صاحب شوق مورخہ ۱۰/۹/۷۹ کو اچانک اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

باوجود خونی رشتہ نہ ہونے کے ان کو اس عاجز سے قلبی تعلق تھا ہمیشہ بڑی بہن کا پیار دیا۔ کچھ عرصہ سے معذوریت کے باعث حاضر خدمت ہونے میں تساہل رہا تاہم جب بھی حاضر ہوا بڑی شفقت سے پیش آتیں گلہ کرتیں کہ جلدی کیوں نہیں آتے۔

اس عاجز پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ بقول حضرت مسیح علیہ السلام "لومڑیوں کے لئے تو بھٹ تھے۔ مگر میرے لئے سر چھپانے کی جگہ نہ تھی۔ در بدر ٹھوکریں میرا مقدر تھیں۔ وہ جن کی خدمت میں عمر کے بہترین سال نذر کئے دھتکار رہے تھے عجیب بے بسی و بے کسی کا عالم تھا محض اس تعارف پر کہ بچپن میں دوران تعلیم چند ماہ ان کے زیر سایہ گزار چکا تھا میری وہ دلجوئی فرمائی کہ میرا رُواں رُواں بھی ان پر نثار ہو تو اس کا نعم البدل نہیں

اپنی اولاد کی تربیت کس رنگ میں کی ایک واقعہ عرض کرتا ہوں خاکسار جماعت ہشتم کا طالب علم تھا۔ سانگلہ کی بڑی مسجد کے قریب چوک میں سائیکل مرمت کرا رہا تھا کہ غالباً وفات مسیح پر بحث چل نکلی۔ اچھا خاصہ مجمع ہو گیا۔ مخالف فریق جیسا کہ ان کی عادت ہے دلیل سے بات نہ کر سکا۔ تو تلخی پر اتر آیا۔ ماحول کافی مکدر ہو گیا۔ جب بات ختم ہوئی تو ایک دس گیارہ سال کا بچہ میرے قریب آیا اور سوال کیا "آپ احمدی ہیں" میں نے اثبات میں جواب دیا تو فوراً بولا میں بھی احمدی ہوں۔ مجمع حیران و ششدر رہ گیا۔

ایک صاحب نے بعد میں احمدی بچہ کی اس جرأت پر داد تحسین بھی پیش کی۔ اور احمدیوں کی تربیت اولاد کو سراہا۔ یہ بچہ آپا مرحومہ کا بڑا بیٹا عزیزم عبدالباسط تھا۔ جو اپنی نانی اماں کے ہاں بغرض تعلیم رہائش پذیر تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر اور صحت ایمان اخلاص میں برکت دے۔ یہ ماں کی گود ہی تھی جس نے بچہ میں جرأت ایمانی بھر رکھی تھی۔ یہ بچہ اس وقت موصی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو خادم دین بنا لے۔

یہ پیار و محبت کا بیج بویا جا چکا تھا۔ خاکسار جماعت دہم کے امتحان سے چند ماہ قبل تیاری کے لئے اماں جی محترمہ مرحومہ (والدہ محترمہ آپا صاحبہ مرحومہ) کی خدمت میں حاضر رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اتفاق کی بات کہ انہی ایام میں آپا محترمہ مرحومہ بھی معہ بچگان چند ماہ کے لئے میکے تشریف لے آئیں۔ اس طرح چار پانچ ماہ ان کی پُرشفقت شخصیت کے زیر سایہ زندگی کے بہترین لمحات میسر رہے۔ بچہ تھا ان کے حسن سلوک کا تفصیلی جائزہ تو میرے بس میں نہ تھا اب جب ماضی پر غور کرتا ہوں تو یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ آپا مرحومہ نے اپنے بچوں اور مجھ میں کبھی بھی تفریق روا نہ

(باقی کالم اول پر)

(بقیہ کالم ۴)

رکھی۔

نفاست اور مہمان نوازی ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نئی زندگی میں ان کی فطرت کے مطابق نفیس اور مطہر ماحول انہیں میسر فرمائے۔ جنت الفردوس میں ان کے درجات ہر آن بلند فرمائے۔ ہم پسماندگان اور خصوصاً ان کے خاوند محترم شوق صاحب جو عرصہ تین سال سے صاحب فراش ہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "اخبار الفضل" خود خرید کر پڑھے۔
(منیجر الفضل)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۴ سال پہلے ::: ۲۶ نومبر ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ قادیان کا علمِ دین سے آراستہ کھلاڑی طلباء کا وفد ہندوستان کے دورے پر

یہ طلباء دِن کو میچ کھیلتے اور رات کو اِسلام کی حقّانیت پر لیکچر دیتے

جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے اسلام کا جو تصوّر اور عملی نمونہ پیش کیا ہے وہ عام لوگوں کے لئے اس لئے حیرانگی کا سبب بنتا رہتا ہے کہ اس تصوّر کے تحت اسلام حجروں میں بند ہو کر دن رات صرف نمازیں پڑھنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی رُو سے حقیقی اسلام اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ مومنوں نے عبادات پر پوری طرح کاربند رہ کر دنیوی جدّوجہد کے ہر میدان میں آگے سے آگے نکلنا ہے۔ اس میں ورزشی کھیل بھی شامل ہیں۔ دنیاوی کاروبار بھی شامل ہے اور رزق حلال کمانے کی ہر جائز اور طیب کوشش بھی شامل ہے۔ اس نظریئے کا عملی مظاہرہ کرنے کے لئے آج سے ۴۴ سال پہلے آج ہی کے دن یعنی ۲۶ نومبر ۱۹۳۲ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دینی درسگاہ جامعہ احمدیہ قادیان سے ۲۹ طلباء پر مشتمل ایک وفد نے ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ تاریخ احمدیت جلد ہفتم صد ۸۵ پر اس دورے کی تفاصیل مذکور ہیں۔

یہ وفد ۲۶ نومبر ۱۹۳۲ء کو محترم مولوی ارجمند خان صاحب کی قیادت میں قادیان سے روانہ ہوا اور ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کو واپس مرکزِ سلسلہ پہنچ گیا۔ تاریخ احمدیت کے مطابق اس وفد کے اصل محرک مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل تھے۔

جامعہ کی تاریخ کا پہلا وفد

یہ وفد جامعہ احمدیہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا وفد تھا جس نے قادیان سے چل کر جالندھر، پھلور، لدھیانہ، انبالہ شہر، دہلی، علی گڑھ اور میرٹھ سے ہوتے ہوئے دیوبند اور سہارنپور تک ایک لمبا سفر طے کیا۔ اس وفد کی ایک عجیب خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ارکان دن کو کھیلوں کے میچ میں جسمانی چستی کا مظاہرہ کر کے حاضرین سے دادِ تحسین حاصل کرتے اور رات کو اپنی پُر جوش، معلومات افزا، روحانی حقائق سے معمور تقریروں کے ذریعے ذہنی بلندی اور روحانی کمال کا مظاہرہ کر کے حاضرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے لوگوں کا تاثر یہ ہوتا تھا کہ یہ سبز عمامے پہننے والے قادیان کے عالم بھی عجیب قسم کے ہیں کہ کھیل اور لیکچر دونوں میں یدِطُولیٰ رکھتے ہیں۔ وفد جہاں بھی گیا اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اور اسی وفد نے ہر جگہ اپنی تبلیغی، تعلیمی و تفریحی صلاحیتوں کی دھوم مچا دی۔

جالندھر چھاؤنی میں اس وفد نے جلسہ منعقد کر کے نہایت ٹھوس، پُر مغز اور ولولہ انگیز دینی تقاریر کرنے کے علاوہ گورنمنٹ ہائی سکول کو ہاکی کے میچ میں تین گولوں سے شکست دی

پھلور میں اس وفد کا مقابلہ پولیس ٹریننگ سکول کی چاق و چوبند ٹیم سے ہوا اس میں ارکانِ وفد نے اس قدر شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا کہ بار بار نعرہ ہائے تحسین بلند ہوتے رہے۔ کھیل بڑی تیزی سے شروع ہوا اور پہلے ہاف میں دونوں ٹیمیں باوجود سر توڑ کوشش کے کوئی گول نہ کر سکیں وقفے کے بعد جب کھیل شروع ہوا تو کھیل میں بے حد تیزی آگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے جامعہ احمدیہ کی ٹیم نے پولیس ٹریننگ سکول پر ایک گول کر دیا۔ اس کے بعد کھیل میں اور شدت آگئی۔ پولیس سکول گول اتارنے کی سر توڑ کوشش کرتا رہا اور آخر جب کہ وقت ختم ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی تھے تو پولیس سکول نے گول اُتار دیا اور یوں یہ میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ اس قدر دلچسپ اور تیز میچ پھلور میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میچ میں قابلِ ذکر بات یہ تھی کہ کھیل کے دوران میں جامعہ کے وفد کی طرف سے ٹیم کو WELL DONE کہنے یا تالیاں بجانے کی بجائے حَبَّذَا کہا جاتا تھا۔ چند منٹ کے بعد تمام ٹریننگ پولیس کلب کے افراد حتّٰی کہ وہاں پر موجود دو یورپین افسروں نے بھی اسی لفظ کا استعمال شروع کر دیا اور یوں اسلامی تعلیم کا ایک عملی مظاہرہ کامیابی سے کیا گیا

چہروں سے نیکی کی شعائیں نکل رہی ہیں

لدھیانہ میں جلسہ بھی ہوا اور پولیس کلب کے ساتھ میچ بھی جس میں جامعہ نے پولیس ٹیم کو ایک گول سے ہرا دیا۔ انبالہ میں لوگوں کو وفد کو دیکھ کر حیرانی پیدا ہوئی۔ ایک شخص کو جب معلوم ہوا کہ یہ لوگ قادیان سے آئے ہیں تو کہنے لگے کہ تبھی ان کے چہروں سے نور اور نیکی کی شعاعیں نکل رہی ہیں یہاں بھی جلسہ کے علاوہ جامعہ کا انبالہ کے مشہور کلب ایل۔ ایل۔ بی سے ہاکی کا زبردست مقابلہ ہوا جس میں کامیابی کا سہرا جامعہ کی ٹیم کے سر رہا۔

علی گڑھ میں وفد کی سرگرمیاں زیادہ تر مسلم یونیورسٹی کے شعبہ جات کو دیکھنے اور ایک انگریزی مباحثہ سننے تک محدود رہیں۔ علی گڑھ کالج میں ان دنوں ایک اردو مباحثہ بھی ہو رہا تھا جس میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (حال مشنری انچارج برطانیہ) اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی شمولیت کا فیصلہ ہو چکا تھا مگر چونکہ اصل قرار داد کے الفاظ قرآنی تعلیم کے خلاف تھے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر یہ فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔

وفد دہلی میں

دہلی میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ان طلباء نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ نیز دہلی کے مختلف حلقوں سے متعارف ہونے کے لئے ارکان کی متعدد پارٹیاں ترتیب دی گئیں جنہوں نے اپنا مفوضہ کام نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔

میرٹھ میں بھی اخذ معلومات کا یہ سلسلہ جاری رہا اور عربی درسگاہوں، مذہبی انجمنوں اور اخبارات کے دفتروں کی طرف پارٹیاں بھجوائی گئیں۔ یہاں پر بھی وفد نے دو میچ کھیلے۔ ایک سناتن دھرم ہائی سکول سے اور دوسرا یونین کلب میرٹھ سے اور دونوں میچوں میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شاندار کامیابی حاصل کی لوگوں کو جب یہ بتایا گیا کہ یہی لوگ رات کو لیکچر بھی دیں گے تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے اہلِ علم تو حجروں میں بند رہنے کو اسلام سمجھتے ہوں مگر قادیان نے ایسے مسلمان علماء پیدا کئے ہیں جو دنیوی امور میں بھی دسترس رکھتے ہیں۔ اس طرح سے اس علاقہ کے لوگوں پر احمدیت کے ذریعے اسلام کا حقیقی تابناک چہرہ پوری رعنائیوں سے سامنے آیا۔

غرضیکہ وفد کا یہ دورہ تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی ہر لحاظ سے نہایت کارآمد اور فائدہ مند رہا اور اس کے ذریعہ سے نہ صرف عام مسلمانوں اور غیر مسلموں تک احمدیت کا پیغام پہنچا بلکہ اس سے ساری احمدی جماعتوں میں بھی ایک نمایاں حرکت کے آثار پیدا ہوئے اور احمدی احباب کے لئے اس وفد کا دورہ ازدیادِ ایمان کا موجب بنا۔ وفد جہاں بھی جاتا تھا سارے شہر میں موضوعِ بحث بن جاتا تھا اور یوں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام اور احمدیت کی نیک نامی کا سبب بنا۔

وفد کے ارکان

اس وفد میں ۲۹ ارکان شامل تھے جن میں سے مکرم مولوی ارجمند خان صاحب امیر وفد تھے۔ باقی ارکان وفد میں ایک نام کا تعین نہیں ہو سکا۔ دیگر ۲۸ ارکان کے نام مندرجہ ذیل ہیں

مولوی علی محمد صاحب اجمیری، شیخ مبارک احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، مولوی محمد سلیم صاحب، شیخ عبد القادر صاحب، مولوی احمد خان صاحب نسیم، مولوی ظہور الحسن صاحب، سید احمد صاحب، مولوی نذیر احمد صاحب، مولوی صالح محمد صاحب، مولوی نذیر احمد صاحب مبشر، ملک محمد عبد اللہ صاحب، چوہدری محمد شریف صاحب، مرزا عبد الرحمٰن صاحب، مولوی محمد اشرف صاحب جلیل، عطاء الرحمٰن صاحب مبارکپوری، محمد نور صاحب کابلی، عطاء اللہ صاحب لائق، اللہ بخش صاحب، عطاء اللہ صاحب بنگہ، چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ، مولوی نور الٰہی صاحب، مولوی ولی داد خان صاحب، حافظ بشیر احمد صاحب، مولوی عبد الواحد سماٹری صاحب، مولوی عبد الرحمٰن صاحب پشاوری، حافظ عبد الغفور صاحب جالندھری اور عبد الرحیم صاحب۔

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر قیام کرنے کے لئے جو مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے اس میں جن بہنوں نے نمایاں قربانی دی ہے ان کے نام ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ ابھی بہت سے کام باقی ہیں اس لئے اس چندہ کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو بہنیں تین سَو یا اس سے زائد چندہ دیں گی ان کے نام عمارت میں کندہ کرائے جا رہے ہیں تا آنے والی نسلیں ان کی قربانیوں کو دیکھ کر ان کے لئے دعا کریں۔ ابھی تک بہت سی بہنیں ایسی ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصّہ نہیں لیا ان کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ	مردان	۳۰۰
" زکیہ بیگم صاحبہ	سکھر	۵۰۰
" صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب	لالہ موسیٰ	۳۰۰
" عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں فضل الٰہی احمدی صاحب	"	۳۰۰
" اہلیہ صاحبہ منیر گوندل صاحب	منڈی بہاؤالدین	۱۰۰
" مریم نصرت موسیٰ صاحبہ	کراچی	۳۰۰
" سردار بیگم بشیر احمد رانا صاحب	"	۳۰۰
" مبارکہ بیگم اکبر خاں	"	۱۰۰
مکرم راحت تنویر و آصف جمیل صاحب میجر منجانب مکرمہ معصومہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر محمد جی صاحب	راولپنڈی	۳۰۰
" عباسی احمد صاحب منجانب والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ	پنڈ دادن خان	۳۰۰
" محمد احمد زاہد صاحب منجانب والدہ محترمہ رشیدہ افتخار النساء صاحبہ مرحومہ۔	مڑھ بلوچاں	۳۰۰
" ثاقب زیروی صاحب منجانب والدہ محترمہ	لاہور	۱۵۰
" " " اہلیہ محترمہ	"	۱۵۰
" سید تبسم حسین شاہ صاحب	بہاولنگر	۱۰۰
" سید تنویر حسین شاہ صاحب	"	۱۰۰
مکرمہ فرخندہ شاہ صاحبہ منجانب پوتی ہمراہ والدہ صاحبہ آمنہ بشریٰ صاحبہ مرحومہ	لاہور	۳۰۰
" غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحق صاحب	لالہ موسیٰ	۳۰۰
" حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلیم اللہ صاحب منجانب والدہ راج بی بی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔		۳۰۰
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب	کینال کالونی یزمان	۱۰۰
مکرمہ بشریٰ فضل صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب بھٹی میرپور خاص منجانب والدہ مرحومہ پیرزادی سیدہ امۃ الحفیظ گولیکی اہلیہ مولوی محمد اعظم بوتالوی صاحب۔		۳۱۵
مکرمہ امۃ النصیر لطیف صاحبہ	ملتان	۱۰۰
" بیگم صاحبہ سید تفضل حسین شاہ صاحب	بہاولنگر	۳۲۵
" رشیدہ بیگم صاحبہ	کراچی	۲۰۰
" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰
" بدرالنساء خانم صاحبہ	فجی	۱۰۰
" بشریٰ صاحبہ	ادووال ضلع جہلم	۱۰۰
" بشیراں بی بی صاحبہ منجانب خود	دارالصدر شرقی ۴ا ربوہ	۲۰۰
" " شوہر محترم شجاعت علی صاحب مرحوم	"	۲۰۰
" امۃ الرفیق قریشی صاحبہ	کراچی	۳۰۰
" منظور راشدہ مرحومہ اہلیہ عبدالشکور قریشی صاحب	اسلام آباد	۳۰۰
مکرمہ محمودہ اظہر صاحبہ	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۰۰
" زکیہ نسرین صاحبہ	مرادوال ضلع گجرات	۳۰۰
" امۃ الحفیظ عابدہ زیروی صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ		۲۰۰
لجنہ اماء اللہ	ربوہ	۱۰۴۵
"	راولپنڈی	۳۰
"	ڈوگری مسلم ضلع سیالکوٹ	۱۵۸
"	جھنگ	۳۰۰
"	ساہووالہ سیالکوٹ	۶۰
"	قصور	۲۵
"	لاہور	۹۴۴
"	سکھر	۱۰
"	سرگودہا	۱۰۶۰
"	جل بھٹیاں	۲۲۵
"	۱۱۷ چک چہور ضلع شیخوپورہ	۱۵۰ ــ ۵۰
"	چک سکندر گجرات	۳۰۶
"	کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	۶۳
"	فیصل آباد	۷۰
"	احمد آباد جنوبی ضلع سرگودہا	۳۰
"	گولڑہ ضلع گجرات	۱۰
"	سانگلہ ہل	۱۵
"	دادو ضلع سندھ	۱۰۰
"	واہ کینٹ ضلع راولپنڈی	۲۲
"	بہاولنگر	۳۵۵
"	کراچی	۸۶۸ ــ ۵۰
"	کھاریاں ضلع گجرات	۱۱۰
"	چیانوالی گوجرانوالہ	۲۵
"	تلونڈی موسیٰ خاں	۱۰
"	گولیکی	۹۰
"	ڈسکہ	۱۰۰
"	میراں پور شیخوپورہ	۲۰
"	چک ۶۱ ب دھرووڑ خاص فیصل آباد	۶
"	بھکر ضلع میانوالی	۸۰
"	فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور	۴۰
"	دریا خان	۱۰۰
"	کجروڑ ضلع سیالکوٹ	۳۱
"	جیکب آباد	۱۰۰
"	لیہ ضلع مظفر گڑھ	۸۰
"	چک 19/W.B ضلع وہاڑی	۱۰
"	حیدر آباد	۵۵

(باقی)

درخواستِ دعا

والدہ وسیم احمد صاحب انجم زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد مقامی سول ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ پیٹ کی تکلیف کے باعث اپریشن ہوا ہے۔ نیز وسیم احمد صاحب انجم کا ایک بھتیجا بھی بیمار ہے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ثناء اللہ جو نیئر۔ ربوہ)

میری والدہ محترمہ جو کہ لمبے عرصہ سے معدہ کے امراض میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی حد تک افاقہ ہے۔ جملہ بہن بھائیوں کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ القیوم بنت میاں غلام محمد صاحب ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

ذکرِ حبیبؑ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بابرکت شب و روز

تصنیف و تالیف اور سیر کے بارے میں حضورؑ کی مصروفیات کا ذکر

(از حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی مصروف زندگی گذارتے تھے۔ یہ مصروفیت صبح سے لے کر رات گئے تک جب تک حضورؑ سونے کی تیاری نہ فرماتے جاری رہتی۔ صبح کے وقت اگر حضورؑ کی صحت اجازت دیتی تو حضورؑ سیر کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ حضورؑ کی معیّت کا شرف حاصل کرنے کے لئے دوست مسجد مبارک کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ خصوصاً باہر سے آئے ہوئے دوست تو اس موقعہ کو غنیمت خیال کرتے تھے اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کرتے تھے کہ صبح کی سیر میں وہ ضرور شامل ہوں۔ ہم اُن دنوں چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اور قادیان سے جانب شمال قریباً میل بھر دُور کسیر ہوتی تھی ہم سیر میں وہاں تک جاتے تھے اور کسیر اکھاڑ کر واپسی پر ساتھ لے آیا کرتے تھے۔

اس سیر کے لئے حضور سورج نکلنے کے قریب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سیر میں مختلف احباب حضورؑ سے مختلف دینی مسائل پر گفتگو بھی کر لیا کرتے تھے۔

ایک دن قادیان سے مشرق کی جانب سیر کے دوران ہی آپؑ نے میر عباس علی لدھیانوی کے متعلق اپنا رؤیا بھی سُنایا کہ وہ سیاہ لباس پہنے کھڑا ہے اور میری طرف آنا چاہتا ہے۔ لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ میں نے اُسے جواب دیا کہ اب وقت گذر چکا ہے۔

اس سیر میں حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی حضورؑ کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ حضورؑ تیز رفتار تھے اور اس کے مقابل پر حضوؓ تیز نہیں چل سکتے تھے۔ چنانچہ مولوی صاحبؓ اکثر پیچھے رہ جاتے اور کئی دفعہ حضورؑ پیچھے مُڑ کر اُن کا انتظار کرتے۔

تمام مصروفیات حضورؑ کی تصنیف کی تھیں۔ پچھلی عمر میں حضورؑ چلتے چلتے تصنیف کا کام فرمایا کرتے تھے۔ ایک گول میز ہوتی تھی جو چھاتی تک قریباً چار ساڑھے چار فٹ اُونچی تھی۔ اس میں ایک دراز تھی اور نیچے پیر تھے۔ یہ میز جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میاں نظام الدین صاحب مرحوم سیالکوٹی نے بطور تحفہ حضورؑ کی خدمت میں پیش کی تھی۔ حضورؑ اس میز کے اُوپر دوات رکھ دیتے تھے اور کاغذ اور قلم ہاتھ میں ہوتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے لکھتے جاتے تھے۔ دوات کے چونکہ گرنے کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے وہ ایک اور مٹی کی موٹی سی دوات بنا کر اس میں فِٹ کی ہوتی تھی۔

یہ میز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میرے پاس آگئی تھی۔ اس کے بعد جب یہ ذرا خستہ حالت ہو گئی تو اس کی مرمت بھی کروا دی گئی تھی۔ اس پر ملتانی کام ہوا ہوا تھا۔ بعد میں یہ میز میں نے عزیزم مرزا منصور احمد کو دیدی تھی اور اب قادیان میں عزیزم مرزا وسیم احمد کی تحویل میں ہے۔

حضورؑ کے پاس ایک کاپی رہا کرتی تھی جو سوتے وقت حضورؑ کے سرہانے ہوتی۔ جس وقت کوئی الہام وغیرہ ہوتا تو حضورؑ اُسے اُسی وقت کاپی میں نوٹ کر لیا کرتے۔ میں نے وہ کاپی خود دیکھی ہے۔ قریباً ۵" × ۶" کی تھی اور کوئی ڈیڑھ انچ موٹی۔ سفید کاغذوں کی تھی جو لکیر دار نہیں تھے۔

(از تقریر بر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء)

درخواست دُعا

میرے بھائی عزیزم عابد احمد کی آنکھوں کا اپریشن نواب شاہ سول ہسپتال میں ہوا ہے۔ سب بہن بھائی درد دل سے دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ اپریشن کامیاب کرے۔

(روبینہ قمر بنت ارشاد احمد صاحب مرحوم آف بھریا روڈ ضلع نواب شاہ)

"درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنے قرب میں جگہ سے نوازے۔ نیز سوگوار ان خاندان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

(محمد عبد اللہ مکینک پسر غلام محمد صاحب مرحوم دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ)

اداریہ - بقیہ صفحہ ۲

جماعتِ احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز اوّل دن سے نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا آرہا ہے۔ امامِ وقت کی افراد جماعت کے ساتھ محبت والفت اور ہمدردی و غمخواری اپنی جگہ مثالی ہے اور خود افراد جماعت کا امام وقت کے ساتھ محبت و عشق اور اطاعت و فرمانبرداری کا بے پناہ جذبہ فی زمانہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ اسی جذبۂ بے پناہ کا اثر ہے کہ جب بھی انہیں امام وقت کی طرف سے مرکز میں آجمع ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے وہ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آحاضر ہوتے ہیں۔ اس کا سب سے عظیم الشان مظاہرہ ہر سال جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر دیکھنے میں آتا ہے۔ افراد جماعت سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس آواز پر جو حضورؑ نے آج سے ۸۸ سال پہلے بلند کی تھی ہر سال ہی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دُور دراز علاقوں سے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر اس کثرت سے آتے ہیں کہ کثرت تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دکھاتے ہیں۔ ان کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے اظہار کا موقع اب پھر قریب آ پہنچا ہے اور وہ اس کے اظہار کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ان کے جذبۂ شوق کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ انہیں کسی یاددہانی کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ نومبر ۱۹۷۷ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا:۔

"مَیں ان احمدی مَردوں، عورتوں اور بچوں کو کیا یاددہانی کراؤں جو کہ خود بڑے ہی شوق، محبت اور اخلاص سے مست ہو کر جلسہ کے لئے ربوہ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور ہر سال ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سال بھی وہ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں تشریف لائیں گے۔"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۷۷ء)

انشاء اللہ العزیز امسال بھی ایسا ہی ہوگا اور ضرور ہوگا اس لئے کہ مومنوں کا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ بڑھتا چلا آرہا ہے اور امسال بھی ضرور بالضرور آگے ہی بڑھے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

(۱) میری دادی محترمہ شہزادی بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری کریم دین صاحب آف چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۹ء بوقت ۱۱½ بجے دوپہر بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نیک فطرت، پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ جب بیمار ہوئیں تو اس وقت اپنے بیٹے مکرم چوہدری شمس الدین صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور کے ہاں مقیم تھیں۔ بیماری کے شدت اختیار کرنے پر انہوں نے یہ خواہش کی کہ مجھے فوراً ربوہ لے چلو۔ چنانچہ کچھ دن فضل عمر ہسپتال میں داخل رہیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا آخر اپنے مولا حقیقی کے پاس چلی گئیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر حلقہ ٹاؤن شپ سکیم لاہور اور مکرم چوہدری ولی محمد صاحب آف چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بعد از نماز فجر مسجد مبارک میں پڑھائی۔ اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ نے دُعا کرائی۔ سب احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اقبال بشیر کارکن دفتر نظارت دیوان ربوہ۔ ساکن احمد نگر)

۲۔ میری بھتیجی عابدہ نسیم بنت مکرم محمد سلیم صاحب ساکن چک ۳۲۷ ہ۔ب۔ آر مروٹ ضلع بہاولنگر بقضائے الٰہی مورخہ ۲۶ ۹/۱۰ بعمر ۱۶ سال انتقال کر گئی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ○

احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطاء کرے۔ آمین۔

(رشید احمد ناصر کارکن دفتر بیت المال آمد)

۳۔ میرے والد محترم غلام محمد صاحب مرحوم (موصی) ابن بابا شیر محمد صاحب صحابی درویش مورخہ ۱۶ ۱۱/۷۹ بروز جمعہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی/ہجرت ۱۳۵۹ہش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل/شہادت ۱۳۶۲ہش ۱۹۸۳ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کیلئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۰/۳/۸۰ کی میعاد مقرر کی جاتی۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جا سکے۔

ضروری ہدایات

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء/۱۳۵۸ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو علاوہ ازیں جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

عشرہ وصولی چندہ وقف جدید

از یکم دسمبر تا ۱۰ دسمبر

وقف جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تا حال منظور شدہ بجٹ کے لحاظ سے ایک خطیر رقم قابل وصولی باقی ہے۔ لہذا جملہ امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی حسب سابق یکم دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک عشرہ وصولی چندہ وقف جدید کا اہتمام فرمائیں اور پوری مستعدی سے کوشش فرمائیں کہ نہ صرف وعدہ جات سو فیصدی وصول ہو جائیں بلکہ جو دوست وعدہ جات پیش کرنے سے محروم رہ گئے تھے وہ بھی حسب توفیق ادائیگی کر کے ثواب حاصل کریں۔

علاوہ ازیں سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید - ربوہ)

ثواب عظیم میں شریک ہوں

ایسے صاحب نصاب احباب جن کو مسائل زکوٰۃ سے واقفیت ہوتی ہے وہ بڑے التزام کے ساتھ ہر سال اپنی زکوٰۃ مرکز میں بھجوا دیتے ہیں لیکن کئی صاحب نصاب احباب کی طرف سے زکوٰۃ کی مد میں کوئی وصولی نہیں ہو رہی۔ لہذا وہ دوست جن کی نظروں سے یہ اعلان گزرے اور اُن کے علم میں ایسے دوست ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو مگر کسی وجہ سے ادا نہیں کر رہے تو انہیں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ثواب میں شریک ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کہ نیکی کے کام کی ترغیب دلانے والا ایسا ہی ہے جیسا نیکی کرنے والا۔

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

خانہ کعبہ کی حفاظت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اوّل)

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اے مسلمان! تجھے پتہ ہے یا نہیں کہ اصحاب فیل کے ساتھ ہم نے کیا کیا۔ اگر تجھے اس واقعہ کا علم ہے تو تُو ...... کیوں مایوس ہوتا جا رہا ہے۔ تیرا خدا آج بھی وہی ہے جو اصحاب فیل کے وقت تھا ...... وہ خدا اب بھی ویسا ہی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا اور اب بھی ویسی ہی طاقتیں رکھتا ہے جیسی پہلے طاقتیں رکھتا تھا۔ جب تمہارا زندہ اور طاقتور خدا موجود ہے تو تم یہ خیال بھی کس طرح کر سکتے ہو کہ وہ اس مصیبت میں تمہاری مدد نہیں کرے گا اور اسلام کی کشتی کو منجدھار میں چھوڑ دے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم - جزو چہارم - حصہ سوم صفحہ ۱۸۰ تا ۱۹۰)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ گھر فون:- ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کا سامان سائنس مناسب زخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم چوہدری مظفر الدین صاحب مرحوم ان دنوں بعارضہ بخار و انفلوئنزا بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبرور احمد
کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴